
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLE)

اعجاز موسیقی
یعنی
معارف النغمات
مترجمہ
راجہ محمد نواب علیخاں صاحب تعلقدار
سیاں [illegible] اکبر شاہی راگ کی معلومات کا ذخیرہ
اس کتاب میں جمع کردیا گیا ہے بغیر مدد استاد ہر شخص
راگوں سے واقف ہو سکتا ہے قیمت

حصہ دوم	عہ	علاوہ محصول ڈاک
حصہ اول	للعہ	

المشتہر :- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لندن ڈائرکٹری
سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہے
لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت، برطانیہ، یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور صنعتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔
تمام پتے مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت درج کئے گئے ہیں جن میں

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور کارخانوں اور بیرونجات کی ایجنسیوں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور ڈاک جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے متعلقات بھیجنا چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں ان کا نام و پتہ ایک انچ میں مناسب عنوان کے ماتحت

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کردیا جائے گا۔ بڑے اشتہارات کا نرخ ایک پونڈ فی سطر ہے جو صاحب ہندوستانی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے ڈائرکٹری بہت ہی کارآمد ہے اور اس کی ایک جلد صرف [illegible] محصول [illegible] روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین
لندن ای سی ۴ انگلینڈ

بڈھے جوان بنگئے

صرف خوردنی خضاب کھائیے

اگرچہ کھانے والے خضاب کے نسخے بہت ہیں مگر وہ بقدر دشوار ہیں کہ بجا و بالا طاقت بشری کے باہر ہیں لیکن ان مشکلات پر نظر رکھ کر ہم نے ایسا خوردنی خضاب جو بند [illegible] نہیں ہو سکتے صرف ایک یوم کے متواتر کھانے سے اندر اندر سر اور ڈاڑھی کے سفید بال ہمیشہ کے لئے سیاہ ہو جاتے ہیں بلکہ چہرہ کا رنگ روغن بھی جوانوں کی طرح دکھائی دیتا ہے نوخیز کو ہمیشہ کے لئے کرتا ہے آنکھوں میں طاقت، دماغ میں تراوٹ پہونچاتا ہے۔ بال کیسے ہی وقت سے پہلے وقت پر سفید ہو گئے ہوں وہ سب از سر نو سیاہ ہو جائینگے۔ بینائی کو اس قدر تیز کرتی ہے کہ کمزوری سے [illegible] یوم کے اندر عینک کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور معدہ کی وہ حالت ہوتی ہے کہ جو کھائے وہی ہضم۔ قوت باہ کو بقدر بڑھاتا ہے کہ اسکا کھانے والا بعد استعمال اپنے کو اپنی عمر کے جوانوں میں شمار کرنے لگتا ہے۔ غرضیکہ اسکے کھانے سے حقیقی معنوں میں شباب قربان ہوتا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ لہذا اب آپ اور لگانے والے خضابوں کی شیشیاں توڑ کر پھینک دیجئے اور اسے استعمال کیجئے بڑے بڑے سند یافتہ حکیم و ڈاکٹر وغیرہ کثیر تعداد میں اسکا استعمال کر کے شہرت حاصل کر چکے اور صد ہا پیدا کر رہے ہیں جس جس قصبہ یا گاؤں میں اس کا ایک پارسل پہونچ جاتا ہے۔ اس کے حیرت انگیز نتائج کو دیکھ کر نیز بالکل ہی بے ضرر ہونے کی وجہ سے معمولی معمولی گاؤں سے درجنوں آرڈر آتے ہیں لطف یہ ہے کہ ہر عمر و ہر مزاج والا ہمیشہ ہر جگہ حتے کہ سفر تک میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ ہر شیشی ترکیب استعمال ہمراہ پارسل ملے گا۔ قیمت مکمل کیس خوردنی خضاب کی صرف سات روپیہ آٹھ آنہ (۷/۸) مع محصول ڈاک و پیکنگ۔

سارٹیفکٹ ملاحظہ ہو

عالیجناب رفیع احمد صاحب سکریٹری کانگریس خلافت کمیٹی [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا مرسلہ خضاب خوردنی استعمال کیا گیا میرے کل بال جو عہد عالم شباب ہی میں سفید ہو گئے تھے بفضلہ اسکے استعمال سے بالکل سیاہ ہو گئے براہ مہربانی دوستوں کے لیے دو بکس اور بھیج دیجیے۔
مقامی اخبار شیعہ کالج نیوز نے ۲۰ جون ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں ریویو لکھا ہے کہ ہم نے خضاب خوردنی کا تجربہ کرایا تو واقعی سفید بالوں کے سیاہ کرنے میں بیحد مجرب ثابت ہوا علاوہ اسکے دافع نزلہ، مقوی باہ، مقوی بصر اور ہضم وغیرہ کے حق میں تو اکسیر ہے۔
عالیجناب منیجر صاحب کارخانہ فقیری بھول پور پوسٹ [illegible] ضلع [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا خضاب خوردنی بہت مفید ثابت ہوا اس اطراف میں اسکی دھوم مچ گئی ہے۔ لہذا جلد سے جلد ۶ بکس بذریعہ وی پی روانہ کیجئے۔
ایڈیٹر صاحب روزنامہ ہمدم ۱۰ جون ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں خضاب ہذا کے [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ یہ نظام انسانی خصوصا عصبانی پر نہایت اثر کرتے ہیں جسم کو تقویت دیتے ہیں غذا جزو بدن بناتی ہے۔ خضاب قوی ہے بے نظیر ہے [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] علاوہ اسکے
آپکے ایماں کے یہ صد ہا میں سے چند خطوط [illegible] کی ہیں میں جو کچھ تعریف کی مبالغہ ہے [illegible] جاری ادویہ کے [illegible] کے متعلق ضعف اعصاب جسمانی ضعف قوت [illegible] ضعف دماغ اور بینائی کو نہایت مفید ہے وغیرہ [illegible] پورے پورے فائدہ کے دعوی [illegible] برعکس بینائی کا بھی دعوی ہے کہ بال بالکل سیاہ ہو جائینگے تمام جسم میں [illegible] بینائی تیز ہو جسم کی روز بروز طاقت بڑھے [illegible] ذریعہ [illegible] غرض [illegible] سفید ہو [illegible] تعجب ہے

المشتہر :- منیجر کارخانہ خوردنی خضاب حکمی شفا لکھنؤ

سیاحت ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
عجب دلچسپ نظم ہے جسمیں اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی [illegible] محصول ڈاک [illegible] ہے۔
المشتہر :- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک۔
مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔

جن صاحب کو قوت مردمی کا مکمل اور مستقل علاج کرانا ہو تو مجھ سے بذریعہ خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے [illegible] کا ٹکٹ آنا چاہئے
سید قاسم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹا نالہ لکھنؤ

جلد ۱۰ نمبر ۳۱

مضامین غیر

مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۵ء

حکایت

یہ نقل ذکر کرنے کے قابل ہے میرے دوستوں میں ایک صاحب دیوان غالب کا نسخہ حمیدیہ لیے ہوئے میرے پاس آئے۔ اور اس مطلع کے معنے مجھ سے پوچھے۔ ؎

جنوں گرم انتظار و نالہ بیتابی کمند آیا
سویدا تا بلب زنجیرے دود سپند آیا

شعر کے الفاظ سے یہ سب باتیں پیش نظر ہوگئیں کہ سپند کے چٹکنے میں بیتابی اور دود لازم ہیں اور سپند کو سویدائے دل سے تشبیہ دیتے ہیں لیکن سویدا تا لب زنجیر کیا معنے۔ اور پھر زنجیر سے دود سپند آیا، کیا معنے۔ اسکے ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ شاعر یہ بات کہنا چاہتا ہے کہ سویدا لبوں تک آگیا یعنی کلیجہ منھ کو آگیا۔ آیا اگر سویدا کے ساتھ ہے۔ تو پھر دود کے ساتھ اسے تعلق نہ ہونا چاہیئے۔ کچھ کاتب کا تصرف تو اس میں نہیں ہے۔ گمان غالب ہوا کہ ضرور تصرف ہے۔ اب سے پچاس ساٹھ برس پیشتر یائے معروف و مجہول کا فرق کتابت میں نہ تھا۔ یقین ہوگیا شاعر نے یوں کہا تھا ع سویدا تا بلب زنجیری دود سپند آیا۔ ی کو اسطرح لکھیے کہ اس پر ے کا شبہ ہوسکے۔ اب شعر کے معنے کھل گئے۔ یعنی سویدا دود سپند کا زنجیری ہوکر لب تک آیا۔ اس میں شاعر نے دود سپند کو زنجیر سے تشبیہ دی ہے۔ احباب نے دعوے کے ساتھ یہ کہدیا کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں یہی صحیح ہے غرض کہ بھوپال میں لکھا گیا کہ اصل نسخہ سے مقابلہ کیا جائے اس کا جواب بھوپال سے ناظم تعلیمات کی طرف سے انھیں میرے عنایت فرما کے نام آیا کہ اصل نسخہ میں "زنجیری دود سپند" ہے "زنجیرے" کاتب کی غلطی ہے۔

نقل پر نقل یاد آتی ہے۔ میں جب دیوان غالب کی شرح لکھ رہا تھا تو یہ شعر ؎

غنچۂ ناشگفتنہا برگ عافیت معلوم
باوجود دل جمعی خواب گل پریشاں ہے

دیکھ کر مجھے فکر ہوئی کہ یہ کوئی کہنے کا طرز نہیں ہے اسمیں ضرور تحریف ہوئی ہے۔ خیال میں یہ بات آگئی کہ مرزا غالب تا کا استعمال اسطرح بھی کرتے ہیں ع

دیدۂ تا دل اسد آئینہ یک پرتو شوق

وہی تا یہاں بھی ہے یعنی غنچۂ تا شگفتنہا۔ میری شرح چھپ کر نکل چکی ہے۔ میں مرزا داغ مرحوم سے بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہوں۔ کہ ایک عنایت فرما یادش بخیر نواب سائل دہلوی دوسرے کمرہ سے اٹھ کر وہیں آ بیٹھے۔ وہ شوکت میرٹھی کی شرح میں شاید یہ فقرہ دیکھ چکے تھے "غنچہ کیا ہے ناشگفتنہا ہے" داغ مرحوم کے سامنے حضرت سائل نے اس شعر کو یوں پڑھا ؎ غنچۂ ناشگفتنہا الخ مرزا داغ نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا پھر سر اٹھا کر میری طرف دیکھنے لگے کہ دیکھیں اس نے تو شرح لکھی ہے یہ کیا کہتا ہے۔ میں نے شعر کو صحیح کرکے پڑھ دیا۔ اس پر جناب سائل نے مجھ سے پوچھا ہی تھا کہ "ناشگفتنہا" کے کیا معنے؟ کہ مرزا داغ مرحوم بول اٹھے کہ "تاشگفتنہا" پڑھو۔

راقم
علی حیدر طباطبائی

ایک تاریخی ناول

ضلع اقبال نگر

صوبے کے مشرقی اور شمالی گوشے میں یہ ضلع ہے قرب وجوار میں نہ کوئی قصبہ ہے نہ اچھا گاؤں۔ برٹش عملداری کا ابتدائی زمانہ ہے۔ انگریزی تعلیم سے لوگ مانوس ہوچلے ہیں۔ اب تک نہ ڈپٹی کلکٹری کے لیے بی اے کی ضرورت ہے نہ وکالت کے لیے ایل ایل بی کی۔ دو چار قانونی کتابیں اردو میں دیکھیں اور وکالت کا ڈپلوما مل گیا۔ جیسے جیسے مقدمہ بازی بڑھتی جاتی ہے وکیلوں کی قسمت کا ستارہ بھی چمکتا جاتا ہے۔ اس ضلع میں صرف تین وکیل ہیں ایک مرزا عبدالعلی لکھنؤ کے صحبت یافتہ۔ خوش پوش۔ خوش خور خوش وضع اور خوش تمیز دوسرے بابو کنھیا لال گھر سے خوش سامان سے مالامال نفیس المزاجی اور ظاہری ٹیم ٹام میں مرزا صاحب سے بھی بڑھے چڑھے۔ تیسرے شیخ عتیق الدین جو حال ہی میں بیک بینی و دو گوش وارد ضلع ہوئے ہیں جنکی بے بضاعتی کا یہ حال ہے کہ چراغ میں سرسوں کا تیل نہیں جلا سکتے۔ چماروں کے یہاں سے نیم کا تیل منگا کر کام نکالتے ہیں۔ [illegible] ایک آدمی وطن سے بوریا بدھنا دبائے ساتھ آیا ہے وہی روٹی بھی پکا دیتا ہے وہی بستہ لیے ہوئے کچہری بھی جاتا ہے۔

مرزا صاحب اور بابو صاحب بے فکری اور خوش حالی کی وجہ سے نہ اپنے کام میں زیادہ محنت گوارا کرتے ہیں نہ کچہری وقت پر پہونچتے ہیں لیکن شیخ صاحب بیچارے پیٹ اور تن کے مارے فکر معیشت میں سویرے ہی سے کچہری پہونچکر اپنے کام میں اسقدر عرق ریزی اور جانفشانی کرنے لگے کہ تھوڑے دنوں میں انکی کارگزاری کا طوطی بولنے لگا۔ ادھر صبح ہوئی ادھر انکی کچہری موکلوں سے بھر گئی۔ بڑے بڑے زمینداروں کے یہاں سے معقول تنخواہیں بھی مقرر ہوگئیں اب تو چھنا چھن اور ٹھنا ٹھن روپیہ برسنے لگا اور شیخ صاحب کو اسقدر مقدرت حاصل ہوگئی کہ انھوں نے ایک معقول جائداد بھی خرید کر لی اور پختہ مکان بھی بنوالیا۔ لیکن باوجود تمول ہمارے شیخ صاحب اب بھی اسقدر منتظم ہیں کہ اچھے کپڑے اور اچھے سامان کو اتفاقات ضروریہ میں استعمال کرتے ہیں۔ روزانہ کی غذا دال روٹی

حاجی سرافگندہ: اجی حضرت یہ تو سراسر جھوٹ ہے ولیس ور غوک کے لونڈے تابعین سے بھی اب تک میں بچے ہیں۔

حاجی چندا: چندیں وقت خدائی کروی گاؤ خورد و شتا خفن تم ہی نہیں جانتے کہ حاجی جب تک جھوٹ نہ بولے پورا حاجی نہیں ہوتا۔ اور یہی آخر مصلحت بھی کوئی شے ہے۔ اگر تمام چار کے مسلمانوں اور ان کے حاجیوں کا نوں کے ہاتھوں سے ارض مقدس محفوظ رکھنی ہے تو جھوٹے بولو۔ ایسے جھوٹ پر ہزار سچ قربان۔

حاجی وردمندا: مولوی حاجی صاحب۔ آخر جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے یہ مثل ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے آپ نے دیکھا تھا جب ہم لوگوں کا مختصر قافلہ جو پچھلے برسوں کی نسبت بلکہ کے از ہزار تھا پہونچا ہے تو حجازیوں کی جان میں جان آگئی تھی انھوں نے بغل گیر ہو کے کہا تھا کہ اب تم آگئے ہو نجدی بدوں کے مظالم دیکھتے جاؤ اور جا کے مسلم بھائیوں کو سنا دو ہم تمہاری راہ دیکھتے تھے......

حاجی چندا: ارے چپ رہو نہ کہو یوں کہو کہ حجازی ہمارے آنے سے بہت خوش ہوئے۔ وہ کہتے تھے ہم تو سمجھتے تھے کہ ہندوستان بھی ہم کو بھول گیا۔ بیٹے شوکت علی کی جے پار ہو۔ کمیٹی کی اب ان ظالم ہم نے شریفہ کام کے پاجیوں کی ساری کرتوت ہندوستان میں بیان کر دیا کہ انھیں کی بد اقبالی نے ہمیں پٹوایا۔ یہ کمبخت حجاز پر قبضہ کرتے نہ نجدی وحشی ہم پر حملہ کرتے۔ جبکہ یہ وہ ازل سے منکر نبی اللہ امور ہیں۔ اہل حجاز کا خون انھیں حلال ہے۔ یہ ایک شرعی فرض ہے۔

حاجی گورکھ دھندا: لاحول ولا قوۃ۔ کچھ کرتے دھرتے کہتے سنتے بن نہیں پڑتی۔ بڑی غلطی کی جو اسی سال حج کرنے آئے۔ ایک سال بعد آتے تو اچھا تھا۔

حاجی چندا: کیوں؟

حاجی گورکھ دھندا: اس وقت تک مدینہ کی خوانگی ہو کا بھی سنا یا سمجھا جاتا۔ سرو پا رت گاہ۔ یا پھر ایک یادگار اسلام کے نشان دیکھ ہی قسم کے عمارات ایک ایسی گرادیتے۔ بار بار جھوٹ بولتے نجدیوں کا الزام حجازیوں کے سر تھوپنے کی زحمت نہ اٹھانا پڑتی۔ بھلا آپ دیکھیے تو سہی یہ ہم نے مانا کہ حجازیوں اور نجدیوں میں ہمیشہ سے تیغ چلتی تھی نجدیوں کو جب تک رشوت ملی انھوں نے ترکوں کا ڈنڈا دل ڈنڈے سے کھینچے برداشت کیا حجازیوں اور انگریزوں کے سازباز میں تھوڑا بڑا پانے کی وجہ سے کوئی دخل نہیں دیا۔ مگر جب دیکھا کہ شریف صاحب بے والی وارث ہو گئے ہیں تو فوراً حجاز پر حملہ کر دیا اور اپنے آنے سے پیشتر خالد بن لوی کی سرکردگی میں جاہلوں کی بے قاعدہ فوج بھیجدی اگر یہ فرمائیے کہ حضور لامع النور جناب حاجی ابن سعود صاحب نے محض وردوین سے یہ کارروائی کی اور انھیں اس مقدس سرزمین کا غیر مذہب والوں کے تسلط سے بچانا مقصود تھا تو یہ گورکھ دھندا ہے اور اس کا کھولنا آسان نہیں کیا معنے کہ ان دردین نے کئی برس پہلے پیٹے میں دھما چوکڑی کیوں نہ مچائی۔ لامحالہ ماننا پڑے گا کہ رشوت کا چورن وردوین کے واسطے لاجواب تھی ہے۔ اور اگر یہ خیال کیجیے کہ بارہ برس تک حج سے محروم رہنے کا کفارہ بے گناہ بچوں اور ضعیف عورتوں کے قتل و غارت سے پورا کیا گیا تو مذہبی سیادت کی تاجیت میں بٹہ لگتا ہے اور یہ بھی ایک گورکھ دھندا ہے۔

حاجی چندا: ارے چپ رہو کہہ دیا کہ ان فضولیات سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔ عداوت اور پھر جاہلوں کی عداوت ہم تو صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خالد بن لوی کا لشکر جاہل ہے وسیع النظر نہیں ہے ان بیچاروں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ شریعت اسلام خونریزی سے منع کرتی ہے۔ قرآن میں ناحق خون کرنے کی سخت سزا مقرر ہے۔ مگر یہ بڑا مذہب کا پابند نادانی و جہالت کا پتلا ہو کر سلطان نجد کے علم میں طائف والوں پر جو ہوا اُنکی بدبختی ہے۔ صبح سے شام دشمنوں کے ہاتھوں قہر الٰہی نازل ہوا اور قہر الٰہی پر کسی بندہ کو شکایت کرنے کا حق نہیں پارہ ہمارا کام اس وقت کی مصیبت کا سنبھالنا ہے ہمیں پرانے دھندوں سے کیا کام۔ مکہ لٹا تو لٹے مدینہ ہی بچ جائے اور سب سے بڑی بات یہ کہ مدد کو نٹ جائیں تو ہم گنہگار نہیں مگر ہندوستان کی پارہ کمیٹی سلامت رہے بڑی فائدہ بخش چیز ہے۔ ابن سعود وہ شخص ہے جو گرودی ہوئی مسجدیں اور منہدم عمارتوں کو چاندی سونے کی بنوا کے کام دے سکتا ہے ایسے مرد دیندار پر بدگمانی کرنے سے نقصان ہی نقصان ہے۔ ہماری ..... کمیٹی آج اس قسم کے نقصانات برداشت کرنے کی عادی ہوتی تو باقی ہی کیوں رہتی

حاجی سرافگندہ: اجی خدا ذمہ آپ جس گروہ کو نادان اور جاہل بتاتے ہیں ان کے ساتھ تو بڑے بڑے ڈاڑھیالے عالم موجود تھے۔ غضب خدا کا مسجدیں گنبد کے مسمار ہوئیں۔ وہ قبریں جو رسول کے وقت سے بنی ہوئی تھیں وہ کھود ڈالی گئیں۔ کیا یہ روسیاہ مولوی بھی جاہل تھے اور انھیں مولویوں کے بھروسے پر مدینہ کی زیارت گاہیں چھوڑتی گئیں ہیں آپ کچھ ہی کہیے میں ایسا جھوٹ نہیں بول سکتا۔

حاجی وردمندا: مولد نبی پاک اب مزبلہ ہے جہاں نجاسات کے ڈھیر ہیں۔ ام المومنین خدیجہ کی قبر کا بھی خانہ گویا ہی کے نجد کے صحرا میں ان غازیوں کے حق میں دعائے خیر کر رہی ہوگی۔ مسجد جن کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ مسجد ابو قبیس خود مسجد جس کا کہنا ایسے عالموں کا جنکے اہتمام سے اتنے بڑے بڑے کام یوں سر ہو گئے۔ گویا ان مولویوں کی عقیدت نے کبھی مکہ کی زیارت نہ کی تھی۔ جناب حاجی چندا صاحب جب آپ نے اسلامی کانفرنس کے بارے میں ہاتھ جوڑ کے سلطان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ خدا حضور کو سلامت رکھے خدا کے لیے اب آپ جلدی کانفرنس کا انتظام کیجیے اس وقت انھوں نے جس نگاہ سے آپ کو دیکھا تھا اور آپ کی جو حالت ہوئی تھی کہیے تو کہہ دوں۔

حاجی چندا: چونکہ نجدیوں کو کوئی صاحب رعب داب جب شخص ہے جس خلافت الٰہیہ کے قابل ہے تو یہ شخص ہے بھلا ایسا رعب داب کوئی ہو تو لے۔ واللہ



ز نقارہ آواز آمد بروں
کہ دون است دوں ست آ دنیائے دوں

(طلسم ہوش رُبا جلد ششم - حجرہ ہائے ہفت بلا - ڈیسو آئے دعوم سے نکادِ پایا سوم سے)

کیسا ہی سخت معدہ ہو مگر بے روا پیچ اسہال نہ آئے تو کچھ ہارتے ہیں باقی رہا مولویوں کا قصہ تو بھائی عرب کے مولوی بھی جاہل ہوتے ہیں سمجھیں۔ اور مقابر نجد والے تو خود مکہ والوں نے خدا معلوم ان قبروں سے کب کی عداوت دل میں چھپائے بیٹھے تھے۔ شاید ان پر چڑھاوا نہیں چڑھتا تھا۔ ہمیں اس امید پر جینے دو کہ یہ سب مقامات جب چاندی سونے کے بن جائیں گے تو بچا بچایا گنگا جمنی اینٹ کا مال مسالا بمبئی میں سلطان روانہ کر دیں گے بس اسی سے پاؤ ور کمپنی کے واسطے عالیشان ٹوانڈن پیلس تیار ہو جائے گا اسمیں سنت رسول کے بموجب آم خوری کی دعوتیں ہوں گی۔ بھائیو سلطان نے اسی کعبہ کی حرمت کی قسم کھائی ہے (جس کی بہت سی تاریخی عبادت گاہیں منہدم کیجا چکی ہیں دیواروں کے نیچے پیشاب کیا جاتا ہے) قبلہ رخ ہند کے مسلمان پیشاب نہیں بیٹھتے جس کا متبرک سنگ اسود کدالوں کے تھپیڑے کئی مرتبہ کھا چکا ہے کہ میں مکہ اور مدینہ دونوں کا احترام کرونگا سنہ ۵ کے میں قتل عام ہو طائف میں قتل عام شدہ مگر مدینہ کا رکھے گا احترام

بھائی وہ کیا کریں انھیں شیاطین کی مدد کی شدید ضرورت ہے عظا عظ اور روضہ کی حمایت کے بغیر یہ دینی فرض کسی طرح پورا نہیں ہو سکتا کہ دنیا کفر سے پاک ہو اور سلطان ابن سعود تخت پر رہیں۔ اور بھائیو سچ تو یہ ہے کہ آجکل اسلام کو نہ مکہ کی ضرورت ہے نہ مدینہ کی ایک سلطان کی ضرورت ہے جو تمام شعائر اسلامیہ کو غارت کر کے سلطان اسلام کہلائے اور اسکا نام لے کے ہم ہندوستان میں اپنی توند بھر سکیں۔ ہاہا اسکے شرعی احکام تو سنو جو بر برگشتہ کر دو غلس بے رست و پا اہل مکہ سے کہہ رہا ہے کہ اب جو کوئی تمہاری تصویر چھپے تو تم کاٹ کھانا۔ اسے توبہ فیر کر دینا۔

باخبری کا یہ عالم ہے کہ اُن غریب کو مساجد کے انہدام کا حال ہی معلوم نہ تھا کیسا متعجب ہو کے پوچھا ہے۔

"ہائیں کیا مسجدیں بھی گرا دی گئی ہیں" اگر ہم نہ کہتے تو وہ بیچارے ہمیشہ بے خبر رہتے۔ اللہ رکھے ایسے بھولے سلطان کو۔

بس اے بھائی وردمند اور اے برادر گوسکہ وہند اور اے اخی حاجی سرافگندہ خیرا ہا شید اپنی زبان روکے رہو اور ہمیں اخباری کا غذوں میں لائل کے ساتھ ہر ایک الزام کو خود اہل مدینہ و اہل مکہ اور اس نامعقول شریف و شریف زادے کے سر منڈھ لینے دو دنیا نہ آنکھ رکھتی ہے نہ کان ہمارے بیانات پر یقین کر لے گی اور اللہ نے چاہا تو اطراف ہند میں ایک جلسہ بھی نار اضی از انہدام مساجد کے عنوان سے نہ ہو گا۔

راقم

ہم سے جو کوئی پوچھے تو حاجی سے ڈرتے ہیں

مولانا پنچ کی نوٹ بک

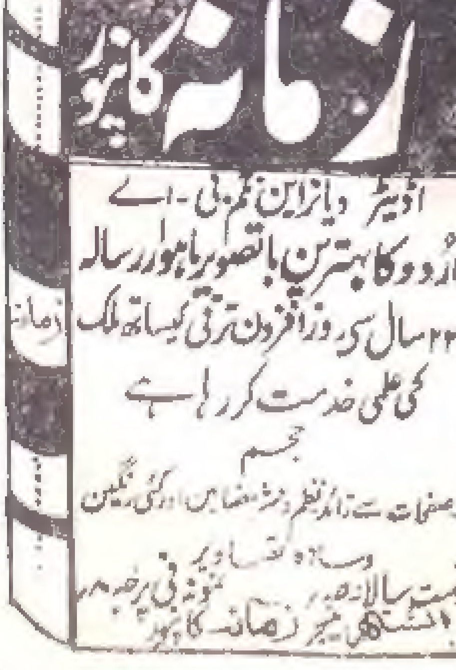
شیخ چلی اور چھتری

ایک شیخ چلی پانی برستے میں بھیگتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ کسی دوست نے کہا شیخ جی چھتری لگا لو۔ شیخ نے پوچھا چھتری کیا چیز ہے انھوں نے شرح کی کہ ایک چیز ہوتی ہیں اسمیں تیلیاں ہوتی ہیں اسپر موم جامہ منڈھا ہوتا ہے اُسے لوگ چھاتا بھی کہتے ہیں چھتری بھی کہتے ہیں۔ شیخ جی بولے کہ بھئی مجھے تو نام یاد نہ رہے گا دوست نے کہا چھاتی پر ہاتھ رکھ لو اور چھاتا کہتے چلے جاؤ بھول جانا تو ہاتھ دیکھ لینا چھاتا یاد آجائے گا۔ شیخ جی چھاتا چھاتا کہتے چلے مگر آپ جانیے شیخ صاحب ٹھہرے آدمی کثیر الاحباب رستے میں ہیں مگر مزاج پرسی سیکڑوں سے صاحب سلامت جو ہوئی تو ہاتھ سینے سے چوتڑوں پر آرہا۔ اب جو چھتری والے کی دوکان پر پہونچے تو چھتری کا مشتق نہ چھاتا نہیں رہا تھا فرمانے لگے بھائی سوداگر ...... دے دو وہ حیران کہ خدایا یہ کیا چیز ہے۔

ہمارے ملکی اصلاحات کی چھتری (چھاتا) بھی بہت بھاتی گئی لیکن کھانے والے شیخ چلیوں کا ہاتھ بہت نیچے کھسک گیا۔ یہ ہاتو نی روستوں کی عنایت ہے۔ ورنہ ارادہ تو یہی تھا کہ ایک چھتری مل جائے تاکہ بارش اور دھوپ سے کسی قدر چند یا محفوظ رہے۔

سرسرین ورونا تھ آنجہانی

پُرانے کانگریسی ہیرو۔ سر سریندرناتھ بنرجی کا انتقال کوئی معمولی بات نہیں۔ مرنے کو تو روزمرہ لاکھوں مرتے ہیں مگر ان پر دنیا بھر آنسو نہیں بہاتی یہ پڑھے لکھے تھے تو محب ملک مگر زمانہ شناس نہ تھے بلکہ شائد یہی ہیں جو مطالبات کانگریس کے زبان زد تھے وہی انھیں آجتک یاد تھے۔ یہی وجہ تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے اگر ٹٹے کے نام پبلک کو گالی بھی ملی تو عام رائے کی پروا کیے بغیر سرسرین درونا تھ اُسکی طلب میں دامن پھیلاتے تھے بارہا انھوں نے مطالبات کے پہاڑ کے عوض تنکا قبول کر لینے پر زور دیا۔ اگر ان میں یہ عادت نہ ہوتی تو آج سٹرسی آر داس سے زیادہ ان کا ماتم کیا جاتا۔ بہر حال بڑے میاں کا دم غنیمت تھا اب ان کی پارٹی کو ان کا سا خالص لیڈر مشکل ملے گا۔



مسودۂ قانون بی شادی

زیکوسلاویکین پارلیمنٹ کے ممبر کرپسکوا صاحب بھی آدمی طبیعت دار ہیں آپ نے ایک نیا قانون تصنیف کیا ہے۔ اس قانون کا یہ منشا ہے کہ ہر مرد دو بیویاں کرنے پر مجبور کیا جائے۔ بات یہ ہے کہ گزشتہ جنگ میں اتنے مرد کام آئے کہ اب حساب لگانے پر فی نفس دو بیویوں کے بغیر چارہ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں ہماری قوم کمزور ہے اور اسکی تعداد کم ہو گئی ہے آپ کی تقریر سنتے ہی جن مردوں کی شادی ہو چکی تھی بنچوں اور کرسیوں پر کھڑے ہو گئے واہ وا سبحان اللہ کے پل باندھ دیے مردوں نے قانون کی یوں آؤ بھگت کی مگر پارلیمنٹ کے ممبروں کی بیویاں بہت بگڑیں۔ دانت پیسے۔ کٹکٹائیں۔ بس نہیں تھا کہ غریب مقرر کی بوٹیاں چبالیں۔ مگر ہم کہیں گے کہ مقرر آدمی تھا دبنگ۔ یورپ کے خمیر میں ذرا مردمی داخل ہے۔ بیدھڑک عورتوں سے کشتی لڑنے پر تیار ہو گیا اور کہنے لگا کہ ان چڑیلوں کو باہر دھکے دیکے پھینک دو۔ ایک بیگم صاحب مناظرہ پر آمادہ ہو گئیں۔ صدر نے روکا۔ مگر کسی دوسرے ممبر نے کہا کہ اس غریب بے وقوف عورت کو دل کا حوصلہ نکال لینے دو۔ اسکے دلائل کچھ نقصان نہیں پہونچائیں گے۔ بیوی کی اہانت دیکھکر میاں میدان میں کود پڑے اور فرمانے لگے کہ جناب کی "بہترین نصف" کی بہت تذلیل کی گئی ہے اس کا بدلہ لوں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پارلیمنٹ کا جلسہ معطل ہو گیا۔

ہماری رائے ہے کہ جہاں کہیں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ موجود ہے۔ ہندوستانی مردوں کے سر منڈھ دی جائیں۔ انشاء اللہ بجبر و اکراہ قبول کر لی جائیں گی۔ یورپ میں زبردستی کی شادی مقبول نہیں ہو سکتی۔

میدان شطرنج

بساط ارض پر یہ شطرنج بازی بھی جو پٹیالے میں ہونے والی ہے یادگار رہے گی۔ پٹیالا کے مہاراجا یورپ تشریف لیگئے ہیں مگر اپنی رعایا کے لیے جی بہلانے کا سامان چھوڑ گئے ہیں آپ لیگ آف نیشنس میں ہندوستانی شاہان شطرنج کی نیابت کا حق ادا کرینگے اور آپ کی رعایا یہاں چال چلے گی۔ مہاراجا صاحب شطرنج بازی کی فراغت دیکھیے ایسی بیہودگیوں کا اعلان "اودھ پنچ" میں اشاعت کی غرض سے بھیجتے ہیں۔ خدا انھیں عقل دے۔

المختصرات

مہاراجا پٹیالا نے ایک ہوٹل کے سو کمرے کرایہ پر لیے۔ حالانکہ شطرنج کے ۶۴ خانہ ہوتے ہیں۔

پھر خبر گرم ہے کہ شہنشاہ انگلستان اپنی تشریف آوری سے کچھ دنوں ہندوستان میں چہل پہل پیدا کرینگے۔ خوش باور حضرات کا خیال ہے کہ شاہ جارج پنجم سیلف گورنمنٹ کا اعلان کرنے آتے ہیں۔ ہاں بھائی بہت ٹھیک ہے۔ گئے ہاتھوں [illegible]

اگست کی ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ تاریخ لکھنؤ کے لیے بحران سے کم نہ تھی صوبے کے اطبا جمع ہوئے تھے حالات کی تفصیل ہفتہ آئندہ میں لکھی جائے گی۔

دارجلنگ کے ایک جنگلی کی نامعقول حرکت دیکھیے کہ کمڈیاں کھاتے کھاتے ایک یورپین لیڈی کی عصمت پر پنجہ دراز کر بیٹھا۔ پھر لطف یہ کہ کر گیا۔ مگر مجسٹریٹ نے شہادت کی بنا پر ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ اب چند منٹ کی لذت سال بھر تک یاد رہے گی۔

عجیب دل لگی ہے شام کا فرانسیسی جنرل تو کہتا ہے کہ باسٹھ گئے مر گئے ہیں گئے۔ مگر فرانس کا وزیر اعظم کہتا ہے جھوٹ ہے ارے ابھی صرف ۸۰۰ آدمی مارے گئے ہیں ممکن ہے کہ دونوں جھوٹے ہوں۔

آخر غازی مصطفے کمال سے دو عورتوں کی صحبت بھی نہ گئی یعنے انھوں نے سلطنت کے کاروبار کو چھوڑ کر

نازبرداری پر مقدمہ رکھا لطیفہ خانم کو طلاق دیدی۔ مہر بھی ادا کر دیا۔

سنا ہے کہ تنجور میں ایک ہندوستانی عورت کو ایک یورپین صاحب نے ٹھوکریں ماریں اور گوشمالی کی سزا بھی دی ہائیکورٹ مدراس تک مقدمہ لڑا گیا مگر مستغیث ہی ناکام رہا۔ دل لگی کی بات تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اپنی تجویز میں لکھی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ملزم نے جو کچھ کیا بجا کیا مستغیث کے لیے محل شکایت نہیں بلکہ محل شکر ہے خدا وہ بھی دن لائے کہ اس قسم کے جرم کا ارتکاب ہندوستانیوں کو بھی قابل شکریہ بنا رہا ہے۔

واہ رے انصاف!

اسی مقدمہ میں ہائیکورٹ مدراس نے بھی کافی ظرافت کی ہے یعنی ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیا۔ ایک خفیف سی بات تھی جسکو ۱۵ مہینے گزر چکے ہیں اگر مستغیث اپنے دعوے میں سچا ہے تو آخر ایسی کون سی بڑی ناانصافی ہوئی ہے۔

ہماری رائے ہے کہ مستغیث اب اس بڑی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرنے کی سعی کرے جہاں ایسی دل لگی بازی مقام عدل میں نہیں ہوتی۔

لکھنؤ کی میونسپلٹی میں چند ماہ کے بعد پھر معرکہ انتخاب گرم ہوگا۔ بنظر انصاف دیکھا جائے تو موجودہ ممبروں نے نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ کام کیا۔ افلاس اور ڈسٹرکٹ بورڈ یا ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ کی نگرانی میں اس سے بہتر انتظام کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اعلان

نیاز مند اڈیٹر بھی ایک ہفتہ سے تپ میں مبتلا ہے۔ لہذا اگر پرچہ وقت پر نہ پہونچے تو براہ نوازش صبر کیجیے۔ لکھنؤ اس وقت ملیریا کے زیر عمل ہے گھر کے گھر بخار میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ یہ نمبر بھی بمشکل تیار ہو سکا۔

"اڈیٹر اودھ پنچ"

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ پیٹ درد کے۔ دست۔ سنگرہنی۔ انفلوئنزہ وغیرہ کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ میں سب جگہ بکتا ہے۔

دوروگ کیسری [illegible] کے بڑے [illegible] والی دوا قیمت ۲ [illegible]

بال سدھا بالوں کی کمزوری کو دور کرکے ان کو مضبوط اور چمکیلا بنانے والی [illegible] دوا قیمت [illegible] ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوافروشوں سے طلب کرو

بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب

سول ایجنٹ [illegible] اینڈ کو لکھنؤ

اصلی لذت النساء باتصویر

[illegible] دعار محبت [illegible] تعویذ حب [illegible]

تحفہ کوک شاستر قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

ایم بی آر اینڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

کوئی نیا معاملہ نہیں کہ آپکو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible]

وید شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر [illegible] اینڈ کو چوک لکھنؤ

مایوس نہوں

اگرچہ اشتہاری دنیا نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلاء عجیب [illegible] کے لیے قیمتی طلاء و علاوہ محصول کے طلب فرمائیں۔ اگر اس مختصر عرصہ میں حیرت انگیز علاج آپ [illegible] عضو مخصوص کو موٹا۔ قوی و دراز کرکے کجی۔ [illegible] سستی۔ کوتاہی نیز جلق کے منحوس اثرات کو دور کرکے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۲۱ یوم کے لیے طلاء صرف [illegible] علاوہ محصول ڈاک میں طلب فرمائیں۔ ۲۱ یوم تک جماع سے قطعی پرہیز کریں [illegible] پوری شیشی کے ہمراہ [illegible] مفت روانہ ہوگا قیمت پوری شیشی [illegible] ۲۱ یوم [illegible] محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا۔ پوری شیشی طلاء کے خریدار سے مخصوص [illegible] قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہو جانے پر دوبارہ مفت بھیجنے کا حلفیہ وعدہ۔

حبوب مستی ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے۔

لطف یہ ہے کہ اگر آپ کمزور بھی ہیں تو کسی طرح کا نقصان بھی نہوگا جسم چمکیلا اور نہایت قوی۔ [illegible] تک زبان پر نہ رکھیں مگر ہر گز [illegible] نہوگا بعد جماع ایک گولی کھائیں تو تمام کمزوری اور تکان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائیگی اور پھر دوبارہ جماع کرنے کی قوت پیدا کر دے گی جتنی مرتبہ مباشرت کیجئے ہر مرتبہ پہلی ہی سی قوت پائیے [illegible] حضرات ہمیشہ استعمال کرتے رہتے ہیں اسکی بدولت ساٹھ سالہ بڈھا جوانی کا دم بھرنے لگتا ہے امساک کی اس سے بڑھ کر بے ضرر گولیاں [illegible] قیمت ایک درجن عہ (دو روپیہ)

سفوف شباب

لطف ہے تجھ سے کیا کہوں [illegible] اے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ سفوف بھی عجیب سفوف ہے کہ جس کو استعمال کرکے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے اپنی مطیع ہو جاتی ہے لطف کی زیادتی کی وجہ سے بیہوشی تک نوبت آئے گی عضو پر مالش کرتے ہی امساک اور قوت کی بھرمار ہوگی زن اور شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہونچا دیگی سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہوگی کہ پھر اس عورت کو کوئی دوسرا صحبت ذکر کرکے [illegible] کسی کے ساتھ آمادہ ہوگی۔ اگر اب تک اسکا استعمال نہیں فرمایا تو گویا آپ نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا قیمت ایک شیشی [illegible] تین شیشی [illegible]۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو قیمت واپس

طلاء ممسک ایک ہی رات میں نامرد کو مرد بنا دیگا زبردست ممسک طلاء ایک گھنٹہ بعد اس غضب کی قوت پیدا ہوتی ہے کہ [illegible] ہوتی ہے [illegible] مشکل ہو جاتا ہے امساک بدستور قائم رہتا ہے [illegible] ہو جاتی ہے دوران مباشرت قوت اور [illegible] بڑھتی جاتی ہے قیمت صرف دو روپیہ فی شیشی علاوہ محصول۔

روغن ملذذ یہ روغن بیحد ملذذ اور مقوی ہے صرف ایک بار استعمال کرکے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے صرف ایک دوسرے پر عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔ علاوہ محصول۔

حبوب ممسک ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحت لطف اٹھائیے۔ لطف یہ ہے کہ اگر آپ کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کا نقصان بھی نہوگا جسم چمکیلا اور نہایت قوی [illegible] ترشی نہ کھیں ہرگز ...... نہوگا قیمت فی درجن [illegible] علاوہ محصول۔ حوالہ اخبار ضروری دیجیے۔

نوٹ۔ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہونے پر حلفیہ تحریر [illegible] قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible] تجربات عیسیٰ [illegible] ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بنا لیجئے اور اگر دوا چاہیئے تو اسکے ذریعہ دوا و علاج میں سینکڑوں روپیہ کی [illegible] ہیں ہر مرض کے [illegible] جو [illegible] تیار ہوتے ہیں [illegible] قیمت فی کتاب [illegible] روپیہ علاوہ محصول [illegible] ایک کتاب مفت۔

مفت لو [illegible] خواہ لوگوں کے نام [illegible] چراغ صحت [illegible] رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن مسٹر علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین تولہ کی قیمت [illegible] تولہ کی قیمت [illegible] ایک درجن [illegible] کی قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

موسمِ گرما کا تحفہ

[illegible]ن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشردوں و عرقیات سے شربت جو اپنے اثر میں بےنظیر صورت میں لا و ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بےبدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون اور راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت انار صوم	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بیدمشک	شربت کسیرو	شربت بادام	شربت فالسہ
فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار
شربت رنگترہ	شربت لیموں	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بیدمشک لاہوری	
فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	

ارزاں بعلت گراں بحکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے۔ ولایتی اسینس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔ قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ½ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ہر قسم کا طبی مشورہ ہماری مجلس اطباء سے حاصل ہو سکتا ہے — فہرست مفت طلب فرمایئے

آم کے آم گٹھلیوں کے دام، انعامی ٹکٹ اور شاہی زردہ

یہ زردہ مقبول عام اور پسندِ خاص شاہی زردہ کے بہترین ہونے کی وجہ سے پبلک فائدہ رسانی و شاہی زردہ کی شائقین کی خوشنودی کی غرض سے شاہی زردہ کے ایک ٹین میں انعامی ٹکٹ شامل کیے ہیں۔ جن صاحب کے پاس سو ۱۰۰ ٹکٹ جمع ہو جائیں وہ ہمارے معاوضہ میں ۱۰ سیر کے ایک ٹین شاہی زردہ کے مستحق ہوں گے۔ اور جو صاحب بہ ہمراہ سو ٹکٹ بھیجیں گے کارخانہ فوراً اپنے خرچ سے ایک ٹین شاہی زردہ پیش کرے گا۔ اور جو صاحب کم از کم قیمتی شاہی زردہ طلب فرمائیں گے ان کے ساتھ پیکنگ و ڈاک محصول کی بھی رعایت کی جائے گی۔ تاجروں کے لیے خاص رعایت ہے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

شاہی زردہ۔ پانچ تولہ کا ٹین قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چار روپیہ، آٹھ روپیہ، سولہ روپیہ

شاہی زردہ قیمت فی سیر [illegible]

نمونہ کا ایک شیشی قیمت [illegible]

زردہ تمباکو مشکی قیمت فی سیر [illegible]

زردہ تمباکو کچی قیمت فی سیر [illegible]

گولی تمباکو سادی فی تولہ [illegible] نقرئی فی تولہ [illegible] طلائی [illegible]

شاہی قوام فی تولہ [illegible] مشکی قوام فی تولہ [illegible]

المشتہر کارخانہ شاہی زردہ مقبول اینڈ کو نمبر ۲۵ پوسٹ بوریہ ڈاکخانہ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

جھپوا

یہ پُرظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے۔ اس کے صفحات بطور ناول علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے ۱۹۲۵ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل اس کو جمع کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور شش ماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عمر

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ